210 - يورپی ممالك ميں جلاٹين وغيره جيسے پھيلے ہوئے كھانے

سوال

بہت مدت سے ميں جس ماحول ميں رہ رہا ہوں ہمارے ہاں كھانے كے بارہ ميں بہت مشكلات ہيں مثلا جلاٹين، اور مونوجليسرائڈ، اور ڈيجليسرائڈ، اور پيپسين اور رنٹ، يہ سب اشياء ہمارے روزانہ كے كھانوں ميں شامل ہيں، حتى كہ اب ہمارے ليے يہ جاننا ممكن نہيں رہا كہ ہميں كيا كھانا ہے، اور ہر ايك قسم ميں كيا علت پائى جاتى ہے برائے مہربانى اس مشكل كو حل كرنے كے ليے تفصيلى جواب ديں.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے بندوں پر انعام كرتے ہوئے زمين ميں جو كچھ اس سے رزق پيدا كيا، اور اپنے بندوں كے ليے حلال اور پاكيزه اشياء مباح كيں، اور يہ پاكيزه اور حلال اشياء بہت زيادہ ہيں جن كا شمار ہى نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے لوگوں زمين ميں جو كچھ ہے اس سے حلال اور پاكيزه اشياء كھاؤ، اور شيطان كى پيروى مت كرو، يقينا وہ تمہارے ليے واضح اور كھلا دشمن ہے البقرة (168).

اور اللہ عزوجل نے كئى محدد كھانے حرام كيے ہيں جيسا كہ درج ذيل فرمان بارى تعالى ميں ہے:

آپ كہہ ديجئے كہ جو احكام بذريعہ وحى ميرے پاس آئے ہيں ان ميں تو ميں كوئى حرام نہيں پاتا كسى كھانے والے كے ليے جو اس كو كھائے، مگر يہ كہ وہ مردار ہو يا كہ بہتا ہوا خون ہو يا خنزير كا گوشت ہو، كيونكہ وہ بالكل ناپاك ہے يا جو شرك كا ذريعہ ہو كہ غير اللہ كے ليے نامزد كر ديا گيا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطيكہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہى حد سے تجاوز كرنے والا تو واقعى آپ كا رب غفور الرحيم ہے الانعام (145).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے درندوں ميں سے كچلى والے اور پرندوں ميں سے پنجوں سے شكار كرنے والا كھانے سے منع فرمايا "

صحيح مسلم (6 / 60).

اور صحيح بخارى ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم گھريلو گدھوں كے گوشت سےمنع فرمايا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4215).

ہمارے دور میں موجود کھانوں میں سے بعض تو واضح حرام ہیں، مثلا مردار، اور خنزیر کا گوشت، اور بعض کھانوں میں کچھ اشیاء اور مواد حرام پائی جاتی ہیں اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے اس مواد اور مرکبات کی تفصیل تك پہنچنا ضروری ہے.

سوال میں جس جلاٹین کا ذکر کیا گیا ہو سکتا ہے یہ حرام جانور مثلا خنزیر اور اس کے اجزاء کے چمڑے اور عضلات اور ہڈیوں سے بنائی گئی ہو، تو اس بنا یہ جلاٹین جو کولاجن سے تبدیل کی گئی ہے جو اصل میں خنزیر سے حاصل ہوتی ہے یہ حرام ہے کیونکہ یہ بالکل خنزیر کا نمك میں تحویل ہو جانے کی طرح ہے، اور اس کی حرمت ہی راجح ہے، چاہے اس کو تحویل بھی کر دیا گیا ہے لیکن اس کی اصل تو خنزیر حرام جیسی چیز ہی ہے.

اور کھانوں میں جو تیل پائے جاتے ہیں اس میں بھی تفصیل ہے، کیونکہ یا تو یہ تیل نباتات سے ہونگے یا پھر حیوان سے.

اگر تو نباتات سے ہیں تو ایك شرط کے ساتھ حلال ہیں کہ یہ کسی نجس چیز سے مخلوط نہ ہوں، اور اگر حیوان سے ہوں تو پھر یا یہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس سے ہو یا پھر جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس سے نکلا ہو.

اگر تو یہ تیل گوشت کھائے جانے والے جانور کا ہے تو اس کا حکم بھی اس جانور کے گوشت کے حکم کی طرح ہے.

اور اگر یہ حرام جانور سے ہو مثلا خنزیر تو یہ تیل یا تو کھانے میں استعمال کیا گیا ہو یا پھر کھانے والی چیز کے علاوہ دوسری اشیاء میں.

اگر تو کھانے کے علاوہ دوسری اشیاء میں یہ تیل استعمال کیا گیا ہو مثلا جس طرح کہ اکثر صابون میں خنزیر کی چربی استعمال کی جاتی ہے تو اس کا حرام ہونا ہی راجح ہے.

لیکن اگر یہ چربی اور تیل کھانے والی اشیاء میں استعمال کیا گیا ہو جس طرح کہ خنزیر کی چربی اکثر چاکلیٹ اور گولیوں ٹافیوں میں استعمال کی جاتی ہے تو یہ حرام ہونگی.

اور رہا پنیر تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر یہ پنیر ایسے حیوان کے دودھ سے بنایا گیا ہو جسے کھانا جائز نہیں تو بالاجماع اس کا پنیر کھانا جائز نہیں.

اور اگر وہ پنیر کسی کھانے والے جانور کے دودھ سے بنا ہو، اور یہ شرعی ذبح کیے جانے والے جانور کے پیٹ سے

نکالے گئے زرد مادہ سے بنے اور اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہو تو اسے کھایا جائیگا.

اور اگر یہ کسی مردار کے پیٹ سے زرد مادہ نکال کر بنایا جائے تو اسے کھانے میں اختلاف ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ نہ کھایا جائے.

لیکن اگر نجس نفح یعنی جانور کے پیٹ سے زرد مادہ نکال کر بنایا گیا ہو مثلا خنزیر وغیرہ سے تو یہ نہیں کھایا جائیگا.

دیکھیں: احکام الاطعمۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ تالیف الطریفی (482).

اور بہت سارے حالات میں امور مخفی اور مسلمان کے لیے مشتبہ رہ جاتے ہیں تو یہاں تقوی اور ورع یہی ہے کہ شبہات کو ترک کر دینا ہی اس طرح کے حالات میں بہتر ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آیا ہے:

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پھر نعمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کی طرف کیں:

" حلال بھی واضح ہے، اور حرام بھی واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں، انہیں بہت سارے لوگ نہیں جانتے، چنانچہ جو شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنا دین بھی محفوظ کر لیا، اور اپنی عزت بھی، اور جو کوئی ان شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، بالکل اس چرواہے کی طرح جو کسی چراگاہ کے گرد چرا رہا ہو تو شك ہے کہ جانور اس میں بھی چر جائینگے، خبردار ہر بادشاہ کے لیے ایك مخصوص زمین کا حصہ ہوتا ہے اور اللہ تعالی کا مخصوص حصہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں، خبردار جسم میں ایك ٹکڑا ایسا ہے جب وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے، اور وہ دل ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1599).

اس سے یہ علم ہوا کہ کھانے پینے والی اشیاء میں اصل حلال ہے، لیکن جس پر حرام کی دلیل ثابت ہو جائے وہ حرام ہو گی، مثلا مردار اور خون، اور جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے، یا پھر جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو.

چنانچہ سوال میں مذکورہ کھانے والی اشیاء کے متعلق اگر تو یہ ثابت ہو جائے کہ اسے بنانے میں کوئی حرام اشیاء استعمال ہوئی ہے تو اسے کھانا جائز نہیں، اس سے اجتناب کیا جائے، لیکن اگر حرام اشیاء استعمال نہیں ہوئی تو کھانا جائز ہے، اور اگر اس میں شك ہو کہ کوئی حرام چیز استعمال ہوئی ہے - لیکن یہ بغیر کسی وسوسہ کے ہو - تو ورع اور تقوی یہی ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے.

واللہ اعلم .